یا اللہ!

میں حاضر ہوں

09-June-2022

ہفتہ وار سنتوں بھرے اجتماع میں ہونے والا

سنتوں بھرا بیان

(For Islamic Brothers)

9جون،2022ء کو پاکستان کے ہفتہ وار اجتماعات میں ہونے والا بیان

یااللہ! میں حاضِر ہوں

اس بیان میں آپ جان سکیں گے...

- ...لَبَّیْكَ اَللّٰھُمَّ لَبَّیْك پڑھنے پر بے ہوش ہو گئے
- ...حاجی اور محبّتِ اِلٰہی کا عملی اظہار
- ...میدانِ محشر میں لَبَّیْكَ اَللّٰھُمَّ لَبَّیْك کی دُھوم دھام
- ...عَمَلًا رَبّ کے حُضور سر جھکانے کی برکتیں
- ...مچھلیاں سونے کی سوئیاں لے کر حاضر ہوئیں

پیشکش

اَلْمَدِیْنَۃُ الْعِلْمِیَۃ (اسلامِک ریسرچ سنٹر)

(شعبہ: بیاناتِ دعوتِ اسلامی)

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی خَاتَمِ النَّبِیّٖن ط

اَمَّا بَعْدُ! فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْم ط بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم ط

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْكَ یَارَسُوْلَ اللہ وَعَلٰی آلِكَ وَاَصْحٰبِكَ یَاحَبِیْبَ اللہ

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْكَ یَانَبِیَّ اللہ وَعَلٰی آلِكَ وَاَصْحٰبِكَ یَانُوْرَ اللہ

نَوَیْتُ سُنَّتَ الْاِعْتِکَاف (ترجمہ: میں نے سُنَّت اعتکاف کی نِیَّت کی)

درودِ پاک کی فضیلت

حضرت ابو طلحہ انصاری رَضِیَ اللہُ عنہ فرماتے ہیں: ایک مرتبہ صبح کے وقت اللہ پاک کے آخری نبی، رسولِ ہاشمی صلی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم کے پُرنور چہرے پر خوشی کے آثار تھے، صحابۂ کرام علیہم الرِّضْوَان نے اس کا سبب پوچھا تو فرمایا: اللہ پاک نے پیغام بھیجا ہے: اے محبوب صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم! آپ کا اُمَّتی آپ پر ایک مرتبہ دُرود پڑھے گا، میں اس کے لئے 10 نیکیاں لکھوں گا، اُس کے 10 گُناہ مٹادوں گا، 10 درجات بلند فرماؤں گا اور اتنی ہی رحمت بھیجوں گا۔[1]

محبوبِ رَبِّ اکرم لاکھوں سلام تم پر
لاکھوں درود ہر دَم لاکھوں سلام تم پر[2]

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

بیان سننے کی نیتیں

حدیثِ پاک میں ہے: اَفْضَلُ الْعَمَلِ اَلنِّیَّۃُ الصَّادِقَۃُ سچی نیت اَفْضَل ترین عَمَل ہے۔[3]

1 ...مُسْنَدِ اَحْمد، جلد:5، صفحہ:509، حدیث:16352۔
2 ...وسائلِ فردوس، صفحہ:49۔
3 ...جامع صغیر، صفحہ:81، حدیث:1284۔

اے عاشقانِ رسول! ہر کام سے پہلے اچھی اچھی نیتیں کرنے کی عادت بنایئے کہ اچھی نیت بندے کو جنَّت میں داخِل کروا دیتی ہے۔ بیان سننے سے پہلے بھی اچھی اچھی نیتیں کر لیجئے! مثلاً نیت کیجئے! ۞ عِلْمِ دِین سیکھنے کے لئے پورا بیان سُنوں گا ۞ بااَدب بیٹھوں گا ۞ اپنی اِصْلاح کے لئے بیان سُنوں گا ۞ جو سُنوں گا دوسروں تک پہنچانے کی کوشش کروں گا۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

لَبَّیْكَ اَللّٰھُمَّ لَبَّیْك پڑھنے پر بے ہوش ہو گئے

حضرت علی اَوْسط یعنی امام زین العابدین رَضِیَ اللّٰہُ عنہ شہزادۂ مصطفٰے، شہیدِ کربلا، امام عَالِی مقام، حضرت امام حسین رَضِیَ اللّٰہُ عنہ کے شہزادے ہیں۔ بہت مُتَّقی پرہیز گار، صاحبِ تقویٰ، اور خوفِ خدا والی شخصیت تھے۔

(خوفِ خدا دو قسم کا ہے: (1): وہ خوفِ خدا جو ہم جیسے گناہ گاروں کو ہوتا ہے، یعنی اللہ پاک کے عذاب کا خوف، اللہ پاک کی گرفت کا خوف کہ کہیں گناہوں کی وجہ سے ہماری پکڑ نہ ہو جائے۔ (2): جبکہ اولیائے کرام، اللہ پاک کے نیک بندوں کو جو خوف ہوتا ہے، وہ اللہ پاک کی خفیہ تدبیر کا خوف ہے، اللہ پاک کے قُرب سے دُوری کا خوف ہے کہ اللہ پاک کے قُرب کی جو نعمت ہمیں نصیب ہے، خدانخواستہ یہ نعمت ہم سے واپس نہ لے لی جائے۔)

حضرت امام زین العابدین رَضِیَ اللّٰہُ عنہ کا خوفِ خدا دُوسری قسم کا تھا ایک مرتبہ آپ نے حج کے لئے اِحْرام باندھا، تو اِحْرام باندھتے ہی آپ کا چہرۂ مبارک زَرد ہو گیا، خوفِ خدا کے غلبے کے سَبَب تَلْبِیَہ (یعنی لَبَّیْكَ اَللّٰھُمَّ لَبَّیْك) نہ پڑھ سکے۔ لوگوں نے عَرض کیا: عَالِی جاہ! آپ تَلْبِیَہ (یعنی لَبَّیْكَ اَللّٰھُمَّ لَبَّیْك) کیوں نہیں پڑھتے؟ فرمایا: مجھے ڈر ہے کہ جب میں

لَبَّيْكَ اَللّٰهُمَّ لَبَّيْكَ پڑھوں تو لَا لَبَّيْكَ نہ فرما دیا جائے، یعنی اللہ پاک کی بارگاہ میں سے یہ جواب نہ آ جائے کہ تمہارا حاضر ہونا قبول نہیں۔ لوگوں نے عَرْض کیا: عَالِی جاہ! اِحْرام باندھ کر تَلْبِیَہ (یعنی لَبَّيْكَ اَللّٰهُمَّ لَبَّيْكَ) پڑھنا ضروری ہے۔ اب امام زین العابدین رَضِیَ اللہُ عنہ نے شَرْعی حکم پر عمل کرنے کے لئے پڑھنا شروع کیا: لَبَّيْكَ اَللّٰهُمَّ لَبَّيْكَ...

یہ پڑھا ہی تھا کہ خُوفِ خدا غالِب آ گیا اور آپ رَضِیَ اللہُ عنہ غش کھا کر زمین پر تشریف لے آئے۔ حج کے دوران آپ کی یہی کَیفیَّت رہی، مِنٰی میں، عرفات میں، صفا مروہ پر جب بھی آپ لَبَّيْكَ اَللّٰهُمَّ لَبَّيْكَ پڑھتے تو آپ پر بے ہوشی طاری ہو جاتی۔[1]

محبت میں اپنی گُما یا الٰہی!	نہ پاؤں میں اپنا پتا یا الٰہی!
مرے اشک بہتے رہیں کاش ہر دم	ترے خوف سے یا خدا یا الٰہی!
ترے خوف سے ترے ڈر سے ہمیشہ	میں تھر تھر رہوں کانپتا یا الٰہی![2]

امام زین العابدین رَضِیَ اللہُ عنہ پر اللہ پاک کی کروڑوں رحمتیں نازل ہوں اور ان کے صدقے ہماری بے حساب مَغْفِرت ہو۔ اٰمِیْن بِجَاہِ خَاتَمِ النَّبِیّٖن صلی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم۔

اعلیٰ حضرت شاہ امام احمد رضا خان رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ امام زین العابدین رَضِیَ اللہُ عنہ کی خدمت میں اِسْتِغاثَہ پیش کرتے ہوئے عَرْض کرتے ہیں:

اے تُرا زَیْن اَزْ عِبَادت وزِ تُو زَیْنِ عابداں	بہرِ ایں بے زِینت اَزْ زَیْن وصَفَا امداد کن[3]

وضاحت: اے وہ ذات کہ جو عبادت کے نور سے مُنَوَّر ہیں، اور اے وہ ذات! جن کی برکت سے

1 ... تاریخ الاسلام، حرف العین، جلد:3، صفحہ:182۔
2 ... وسائلِ بخشش، صفحہ:105۔
3 ... حدائقِ بخشش، صفحہ:328۔

عبادت گزاروں کو زِینَت ملی ہے، مجھ بے زِینَت (یعنی گنہگار) کی امداد فرمایئے!

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

بڑا حج پہ آنے کو جی چاہتا ہے...!!

اے عاشقانِ رسول! حج کے ایام قریب آرہے ہیں، قافلے سوئے حرم روانہ ہونے کو تیار ہیں، جن خوش نصیبوں کا نام اس سال کے حاجیوں کی فہرست میں آ چکا ہے، وہ زور و شور سے، شوق و محبت کے ساتھ تیاریوں میں مَصروف ہوں گے، اِحْرام خریدے جارہے ہوں گے، ضروری سامان پیک کیا جارہا ہو گا، کچھ ہی دنوں میں قافلے سوئے حرم روانہ ہونا شروع ہو جائیں گے، کاش ہم بے کسوں، گنہگاروں کو بھی یہ سَعادت ملے، ہم بھی حج کریں، صَفامَروہ کی سَعی کریں، میدانِ عرفات میں قیام ہو، منٰی میں قربانی کریں، حَجَرِ اَسْوَد کو جھوم جھوم کر بوسے دینے کی توفیق نصیب ہو جائے اور کاش! صد کروڑ کاش! جھوم جھوم کر کعبہ شریف کے گرد پروانہ وار پھیرے لگانے (یعنی طواف کرنے) کی سعادت مل جائے۔ امیرِ اہلسنت حضرت مولانا محمد الیاس قادری دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ اللہ پاک کی بارگاہ میں دعا کرتے ہیں:

بڑا حج پہ آنے کو جی چاہتا ہے | بُلاوا اب آ ئیگا کب یا الٰہی!
میں مکّے میں آؤں مدینے میں آؤں | بنا کوئی ایسا سَبب یا الٰہی![1]

حاجی اور محبّتِ اِلٰہی کا عملی اظہار

پیارے اسلامی بھائیو! ذرا غور کرنے کی بات ہے! یہ کیسا خوبصورت منظر ہے کہ اللہ پاک کا بندہ، جسے اللہ پاک نے تخلیق فرمایا، جسے اللہ پاک نے سانسیں عطا کیں، زندگی عطا

1 ...وسائلِ بخشش، صفحہ:107۔

کی، طاقت عطا کی، وہ بندہ اِحرام باندھ کر اللہ پاک کے حکم پر عمل کرتے ہوئے، مکہ میں پہنچتا ہے، لَبَّیْكَ اَللّٰھُمَّ لَبَّیْكَ (میں حاضِر ہوں، یااللہ! میں حاضِر ہوں) کی صدائیں لگاتا ہے اور عملی طور (Practically) پر یہ اقرار کر رہا ہوتا ہے کہ یااللہ! میں تیرا ہی بندہ ہوں، تُو ہی میرا رَبّ ہے، اے اللہ پاک! میں تیری پاک بارگاہ میں حاضر ہوں، اے رَبِّ رحمٰن و رحیم! تو نے مجھے کعبہ کے گرد طَواف کرنے کا حکم دیا میں طَواف کرنے حاضر ہوں، یارَبِّ کریم! تو نے مجھے میدانِ عرفات میں قیام کا حکم دیا، میں اپنا گھر بار چھوڑ کر، دُور دراز کا سَفر کر کے، گرمی اور سخت دھوپ کی پرواکئے بغیر میدانِ عرفات میں حاضر ہو گیا ہوں۔

الغرض یہ کتنا خوبصورت اور عشق بھرا انداز ہے، اس میں محبتِ اِلٰہی کی کیسی جھلک پائی جاتی ہے کہ بندہ اپنے رَبّ کی بارگاہ میں عَرض کرتا ہے: لَبَّیْكَ اَللّٰھُمَّ لَبَّیْكَ (یعنی میں حاضر ہوں، اے اللہ پاک! میں حاضر ہوں)۔

میں مکّے میں پھر آگیا یا الٰہی! | مجھے بخش دے بے سبب یا الٰہی![1]

تَلْبِیَہ کے فضائل پر 3 احادیث

(1): ہمارے آقا و مولا، مکی مدنی مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم نے فرمایا: مَامِنْ مُلَبِّ یُلَبِّی اِلَّا لَبّٰی مَا عَنْ یَمِینِہٖ وَعَنْ شِمَالِہٖ مِنْ شَجَرٍ وَّحَجَرٍ حَتّٰی تَنْقَطِعَ الْاَرْضُ ھَاھُنَا وَھَاھُنَا یعنی جب تَلْبِیَہ (یعنی لَبَّیْكَ اَللّٰھُمَّ لَبَّیْكَ) پڑھنے والا تَلْبِیَہ پڑھتا ہے تو اس کے ساتھ اس کے دائیں اور بائیں (Left&Right) جانب زمین کے آخری کنارے تک جتنے درخت ہیں، جتنے پتھر ہیں وہ سب کے سب تَلْبِیَہ پڑھتے ہیں۔[2] (2): ایک حدیث شریف میں ہے:

---

1 ...وسائلِ بخشش، صفحہ: 107۔

2 ... صحیح ابنِ خزیمہ، کتاب المناسک، باب ذکر تلبیۃ الاشجار، صفحہ: 601، حدیث: 2634۔

رسولِ اکرم ،نورِ مُجَسَّم صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلّم نے فرمایا: مَنْ اَضْحٰی یَوْماً مُحْرِماً مُلَبِّیاً حَتّٰی غَرَبَتِ الشَّمْسُ غَرَبَتْ بِذُنُوْبِہٖ فَعَادَ کَمَا وَلَدَتْہُ اُمُّہٗ یعنی جس نے اس حال میں صبح کی کہ وہ اِحرام باندھے ہوئے تھا،تَلْبِیَہ پڑھ رہا تھا (اور سارا دِن اسی حال میں رہا) یہاں تک کہ سورج غروب(**Sunset**)ہو گیا،تو یہ جو سورج غروب ہوا ہے، یہ اس کے گناہوں کو ساتھ لے کر ڈوب گیا، اب یہ بندہ ایسے ہو جائے گا جیسے اس کی ماں نے اس کو جنا تھا۔[1]

(3):رسولِ رحمت، شَفیعِ اُمَّت صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلّم نے فرمایا: 3 آوازیں ایسی ہیں جن پر اللہ پاک فرشتوں کے سامنے فخر فرماتا ہے:(1):اذان کی آواز (2):راہِ خدا میں تکبیر (یعنی اَللّٰہُ اَکْبَر) کہنے کی آواز اور (3):تَلْبِیَہ پڑھنے کی بلند آواز۔[2]

تم اِحرام میں خوب لَبَّیْك پڑھنا | ثواب اس میں لَا رَیْب (بے شک) حد سے سوا ہے[3]

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

میدانِ محشر میں لَبَّیْكَ اَللّٰھُمَّ لَبَّیْك کی دُھوم دھام

حضرت وَہب بن مُنَبِّہ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:تورات شریف (جو آسمانی کتاب ہے، حضرت موسیٰ علیہ السّلام پر نازل ہوئی،اس کتاب) میں لکھا ہے:اللہ پاک روزِ قیامت اپنے 7 لاکھ مُقَرَّب فرشتوں کو سونے کی زنجیریں(**Golden Chains**) عطا فرمائے گا اور حکم دے گا کہ ان زنجیروں کے ساتھ کعبہ شریف کو میدانِ محشر میں لے آؤ! فرشتے جائیں گے، ان سونے کی زنجیروں کے ساتھ کعبہ شریف کو باندھیں گے، پھر ایک فرشتہ پکار کر

---

1 ...جامع صغیر، صفحہ:515، حدیث:8461۔
2 ...جامع صغیر، صفحہ:211، حدیث:3492۔
3 ...وسائلِ بخشش، صفحہ:454۔

کہے گا: اے کعبہ! چل...!! کعبہ شریف کہے گا: میں نہیں چلوں گا جب تک میرا سوال پورا نہ ہو جائے۔ فضائے آسمانی سے ایک فرشتہ پکارے گا: اے کعبہ! سوال کر تیرا سوال پورا کیا جائے گا۔ اب کعبہ شریف اللہ پاک کی بارگاہ میں عَرض کرے گا: اے اللہ پاک! میرے پڑوس میں دفن ہونے والے مومنوں کے حق میں میری شفاعت قبول فرما۔ آواز آئے گی: میں نے تیری درخواست قبول فرمالی (یعنی تیرے پڑوس میں جو مومن دفن ہیں اُن سب کے حق میں تیری شفاعت قبول کر لی گئی۔) چنانچہ جن مسلمانوں کو مکہ مکرمہ میں دفن ہونے کی سعادت ملی ہوگی، اُن کو جمع کیا جائے گا، اُن کے چہرے سفید چمکدار ہوں گے، وہ سب احرام کی حالت میں کعبہ کے گرد جمع ہو جائیں گے اور ان سب کی زبان پر ایک ہی کلمہ ہوگا: لَبَّیْكَ اَللّٰھُمَّ لَبَّیْكَ (میں حاضر ہوں یااللہ! میں حاضر ہوں)۔

اب فرشتے کعبہ شریف کو کہیں گے: اے کعبہ! اب چل...!! اب تَو تیرا سوال پورا ہو چکا۔ کعبہ شریف کہے گا: میں نہیں چلوں گا جب تک میری درخواست قبول نہ ہو جائے۔ فضائے آسمانی سے ایک فرشتہ پکار کر کہے گا: اے کعبہ! تو مانگ تجھے دیا جائے گا۔ کعبہ شریف کہے گا: اے اللہ پاک! تیرے گناہ گار بندے جو دُور، دُور سے غُبار آلُود ہو کر میرے پاس آئے، انہوں نے اپنے اہل و عیال، عزیز رشتہ داروں کو چھوڑا اور تیرے حکم پر عَمَل کرتے ہوئے، میری زیارت کے شوق میں آئے اور حج کیا، اے رَبِّ کریم! میں تجھ سے سوال کرتا ہوں کہ ان حاجیوں کے حق میں بھی میری شفاعت قبول فرما، ان کو قیامت کی گھبراہٹ سے امن عطا فرما اور انہیں میرے گرد جمع فرما دے۔ اللہ پاک فرمائے گا: اے کعبہ! میں نے ان کے حق میں بھی تیری شفاعت قبول کی۔ اب فرشتہ

اعلان کرے گا: جس نے کعبہ کی زیارت کی تھی، وہ دیگر لوگوں سے الگ ہو جائے۔ یہ اعلان سُن کر اَہْلِ محشر میں سے وہ تمام لوگ جو کعبہ کی زیارت سے مشرف ہوئے ہوں گے، جنہوں نے حج کی یا عمرے کی سَعادت حاصل کی ہوگی، وہ سب کے سب الگ ہو کر کعبہ شریف کے گرد جمع ہو جائیں گے، ان کے چہرے سفید ہوں گے اور جہنّم سے بے خوف ہو کر کعبہ شریف کا طَواف کر رہے ہوں گے، ان کی زبانوں پر بھی ایک ہی کلمہ ہو گا: لَبَّيْكَ اَللّٰهُمَّ لَبَّيْكَ (میں حاضر ہوں اے اللہ! میں حاضر ہوں)۔ پھر فرشتہ پکارے گا: اے کعبہ! اب تو تیرا سوال پورا ہو گیا اب تَو چل...! اب کعبہ شریف بھی تَلْبِیَہ پڑھے گا، (یعنی کعبہ شریف بھی کہے گا: لَبَّيْكَ اَللّٰهُمَّ لَبَّيْكَ میں حاضر ہوں اے اللہ! میں حاضر ہوں)، پھر کعبہ شریف کو اس شان سے میدانِ محشر میں لایا جائے گا کہ دُنیا میں کعبے کی زیارت کرنے والے اس کے گرد طواف کر رہے ہوں گے اور ان سب کی زبانوں پر یہ کلمات ہوں گے: لَبَّيْكَ اَللّٰهُمَّ لَبَّيْكَ (میں حاضِر ہوں، یااللہ! میں حاضر ہوں)۔ [1]

حج کا شَرَف ہو پھر عطا یا ربِّ مصطفٰے | میٹھا مدینہ پھر دِکھا یا ربِّ مصطفٰے
دیدے طوافِ خانَۂ کعبہ کا پھر شَرَف | فرما یہ پورا مُدَّعا یا ربِّ مصطفٰے [2]

اے عاشقانِ رسول! غور فرمایئے! لَبَّيْكَ اَللّٰهُمَّ لَبَّيْكَ پڑھنے کی کیسی برکت ہے، میدانِ محشر...! 50 ہزار سال کا دن، تانبے کی دہکتی ہوئی زمین، سوا میل پر رہ کر آگ برساتا سورج، جہنم سامنے، جنت سامنے، پل صراط لگا دیا جائے گا، سامنا قہر کا ہو گا، اعمال تولے جا رہے ہوں گے، اس وقت کعبہ شریف کی زیارت کرنے والے، طَوافِ خانۂ کعبہ کا شرف

1 ...الروض الفائق، صفحہ: 48۔
2 ...وسائلِ بخشش، صفحہ: 129۔

پانے والے، لَبَّیْکَ اَللّٰھُمَّ لَبَّیْکَ کی صدائیں لگانے والے، روزِ قیامت میدانِ محشر میں اس شان سے آئیں گے کہ کعبہ شریف ان کے ساتھ ہو گا، یہ خوش نصیب طوافِ کعبہ میں مصروف ہوں گے اور جھوم جھوم کر لَبَّیْکَ اَللّٰھُمَّ لَبَّیْکَ کی صدائیں لگارہے ہوں گے۔

اللہ کریم ہمیں بھی کعبہ شریف کی زیارت کرنے کی توفیق عطا فرمائے، ہمیں بھی حج کی سَعادت نصیب ہو، عمرہ کرنے، صفاو مروہ کی سَعی کرنے، منیٰ و عرفات میں ٹھہرنے کی توفیق نصیب ہو، کاش ! ہم بھی جھوم جھوم کر لَبَّیْکَ اَللّٰھُمَّ لَبَّیْکَ کی صدائیں لگائیں اللہ پاک ہمیں توفیق نصیب فرمائے۔ اٰمِیْن بِجَاہِ خَاتَمِ النَّبِیّٖن صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم۔

دیدے طوافِ خانۂ کعبہ کا پھر شَرَف | فرما یہ پورا مُدَّعا یا ربِّ مصطفٰے[1]

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب ! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

ہر نماز سے پہلے لَبَّیْکَ اَللّٰھُمَّ لَبَّیْکَ پڑھتے...!

اے عاشقانِ رسول! عموماً تَلْبِیہ (یعنی لَبَّیْکَ اَللّٰھُمَّ لَبَّیْکَ) احرام باندھ کر ہی پڑھا جاتا ہے لیکن اگر ہم اس کے معنٰی پر غور کریں تو اس لحاظ سے ایک مسلمان کی زندگی کا ایک لمحہ میں بھی ایسا نہیں ہے، جو اس سے جُدا ہو کر گزر سکے، مسلمان کا معنٰی ہی یہی ہے: اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم کے حکم پر سر جھکا دینے والا، لہٰذا مسلمان کی زندگی کا ایک ایک لمحہ اِسی تصور کے ساتھ، اِسی یقین کے ساتھ اور اِسی شوق اور جذبے کے ساتھ گزرنا چاہیئے کہ اس کے دل سے، اس کے دماغ سے، اس کی زبان سے، اس کے پورے جسم سے، اس کے ایک ایک فعل سے، اس کی ایک ایک سوچ سے، ایک ایک خیال سے یہ آواز پیدا ہو رہی

---

1 ...وسائلِ بخشش، صفحہ:129۔

ہو: لَبَّیْكَ اَللّٰھُمَّ لَبَّیْكَ (میں حاضر ہوں، یااللہ!میں حاضر ہوں)۔ ہمارے آقا و مولا مکی مدنی مصطفٰی صلی اللہُ عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا مبارک انداز تھا، رات کو جب نماز پڑھا کرتے(یعنی رات کے نوافل ادا فرماتے) تو نماز شروع کرنے سے پہلے کہا کرتے تھے: لَبَّیْكَ اَللّٰھُمَّ لَبَّیْكَ (میں حاضر ہوں، یااللہ میں حاضر ہوں) اور بعض روایات کے مطابق ہر فرض نماز سے پہلے آپ صلی اللہُ عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم پڑھتے تھے: لَبَّیْكَ اَللّٰھُمَّ لَبَّیْكَ (میں حاضر ہوں، یااللہ میں حاضر ہوں)۔[1]

ہر صبح لَبَّیْكَ اَللّٰھُمَّ لَبَّیْكَ کہو...!!

بڑے پیارے صحابی ہیں، حضرت زید بن ثابت رَضِیَ اللہُ عنہ۔ رسولِ اکرم، نورِ مُجَسَّم صلی اللہُ عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے انہیں ایک مرتبہ ایک دعا سکھائی اور یہ حکم دیا کہ خود بھی اور اپنے اہلِ خانہ کو بھی پابندی کے ساتھ روزانہ یہ دعا پڑھایا کریں، وہ دعا کیا ہے؟ ارشاد فرمایا: قُلْ حِیْنَ تُصْبِحُ یعنی اے زید! صُبح کے وقت یہ کہا کرو! لَبَّیْكَ اَللّٰھُمَّ لَبَّیْكَ وَسَعْدَیْكَ وَالْخَیْرُ فِیْ یَدَیْكَ یعنی میں حاضر ہوں، یااللہ!میں حاضر ہوں، تجھ سے سَعَادت کا سُوال کرتا ہوں، ساری کی ساری بھلائیاں تیرے ہی دستِ قدرت میں ہیں۔[2]

دیکھئے! پیارے آقا، مدینے والے مصطفٰے صلی اللہُ عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ہر روز لَبَّیْكَ اَللّٰھُمَّ لَبَّیْكَ پڑھنے کی ترغیب ارشاد فرمائی۔

معلوم ہوا لَبَّیْكَ اَللّٰھُمَّ لَبَّیْكَ پڑھنا صرف حج و عمرہ کے ساتھ خاص نہیں ہے، بلکہ بندے کو چاہئے کہ ہر روز محبّتِ اِلٰہی سے سرشار ہو کر اپنے رَبِّ رَحْمٰن ورحیم کی بارگاہ میں عرض کرے: لَبَّیْكَ اَللّٰھُمَّ لَبَّیْكَ میں حاضر ہوں، یااللہ میں حاضر ہوں۔

---

1 ...شرح حدیثِ لبیك اللھم لبیك، صفحہ:25۔

2 ...مسندِ احمد، مسند الانصار، جلد:9، صفحہ:26، حدیث:22290۔

لَبَّیْكَ اَللّٰھُمَّ لَبَّیْك کا معنیٰ

حضرت علامہ ابن رَجَب حنبلی رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہِ اس حدیث پاک کے تحت فرماتے ہیں: یہ جو جملہ ہے: لَبَّیْكَ اَللّٰھُمَّ لَبَّیْك اس میں لفظِ لَبَّیْك دو مرتبہ آیا ہے اور عربی کا قاعدہ ہے کہ جب لفظ کو تکرار (**Repetition**) کے ساتھ لایا جاتا ہے، یعنی ایک لفظ کو دہرایا جاتا ہے، تو اس میں تکرار کا معنی پیدا ہو جاتا ہے، مطلب یہ کہ جب بندہ کہتا ہے: لَبَّیْكَ اَللّٰھُمَّ لَبَّیْك تو اس کا معنی صِرف یہ نہیں کہ یا اللہ! میں ایک بار حاضِر ہوں یا صِرف آج حاضِر ہوں بلکہ اس کا معنی ہے: یا اللہ پاک! جب جب تیرا حکم ہو، تب تب میں حاضِر ہوں، ہمیشہ حاضِر ہوں، کسی ایک وقت بھی میں تیرے حکم سے پیچھے نہ ہٹوں گا۔ [1]

علّامہ ابن رجب رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہِ مزید فرماتے ہیں: پیارے آقا، مکی مدنی مصطفےٰ صلی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم کی تعلیم کے مطابق جب بندہ ہر روز صبح کے وقت یہ کہے گا: لَبَّیْكَ اَللّٰھُمَّ لَبَّیْك (میں حاضِر ہوں یا اللہ! میں حاضِر ہوں) تو اس کا مطلب یہ ہو گا: یا اللہ پاک! میں نے صُبح اس حال میں کی ہے کہ میں تیری دعوت کو قبول کرنے والا ہوں، تُو نے جس بات کا حکم دیا میں اُس پر عمل کرنے والا ہوں، تُو نے جس بات سے مجھے منع فرمایا میں اُس سے رکنے والا ہوں، میں تیری اطاعت پر قائم ہوں، تیرے حکم کی طرف جلدی کرنے والا ہوں۔ پس جب بندہ اپنی زبان سے یہ کہے گا، تو اب اُس پر لازم ہے کہ اپنے عمل سے اِس کے مطابق چلے تاکہ اس کی زبان اور اُس کا کردار ایک جیسا ہو جائے۔ [2]

مجھے اپنی رحمت سے تُو اپنا کرلے | سوا تیرے سب سے کنارا کروں میں [3]

---

1 ...شرح حدیثِ لبیك اللھم لبیك، صفحہ: 23۔
2 ...شرح حدیثِ لبیك اللھم لبیك، صفحہ: 26۔
3 ...سامانِ بخشش، صفحہ: 150۔

اللہ پاک کے اَحکام اور بندۂ مؤمن کا رَدِّ عمل

اے عاشقانِ رسول! اب غور کیجئے ...! سرورِ عالم، نُورِ مُجَسَّم صلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ہمیں تعلیم دی کہ ہر روز بندہ اپنے رَبّ کی بارگاہ میں شوق و ذوق کے ساتھ اقرار کرے: لَبَّيْكَ اَللّٰهُمَّ لَبَّيْكَ (یعنی یااللہ! میں تیرے ہر ہر حکم پر سر جھکاتا ہوں)، ہم غور کریں ! اللہ پاک نے ہمیں کس کس بات کا حکم دیا ہے؟ رَبّ فرماتا ہے:

اَقِيْمُوا الصَّلٰوةَ (پارہ:1، سورۂ بقرۃ:43)	ترجَمہ کنزُالایمان: نماز قائم رکھو۔

اب ہم نے کیا کہنا ہے؟ لَبَّيْكَ اَللّٰهُمَّ لَبَّيْكَ میں حاضر ہوں، یااللہ! میں حاضر ہوں۔

اللہ پاک فرماتا ہے:

اٰتُوا الزَّكٰوةَ (پارہ:1، سورۂ بقرۃ:43)	ترجَمہ کنزُالایمان: زکوٰۃ دو۔

ہم نے کیا کہنا ہے؟ لَبَّيْكَ اَللّٰهُمَّ لَبَّيْكَ میں حاضر ہوں، یااللہ! میں حاضر ہوں۔

رَبّ نے فرمایا:

كُتِبَ عَلَيْكُمُ الصِّيَامُ (پارہ:2، سورۂ بقرۃ:183)	ترجَمہ کنزُالایمان: تم پر روزے فرض کیے گئے۔

ہم نے کیا کہنا ہے؟ لَبَّيْكَ اَللّٰهُمَّ لَبَّيْكَ میں حاضر ہوں، یااللہ! میں حاضر ہوں۔

رَبّ فرماتا ہے:

اُدْخُلُوْا فِي السِّلْمِ كَآفَّةً (پارہ:2، سورۂ بقرۃ:208)	ترجَمہ کنزُالایمان: اسلام میں پورے داخل ہو۔

بندے نے کیا کہنا ہے؟ لَبَّيْكَ اَللّٰهُمَّ لَبَّيْكَ میں حاضر ہوں، یااللہ! میں حاضر ہوں۔

رَبّ فرماتا ہے:

اَنۡفِقُوۡا مِمَّا رَزَقۡنٰكُمۡ (پارہ:3، سورۂ بقرۃ:254)	ترجَمہ کنزُالایمان: ہمارے دیئے میں سے خرچ کرو۔

بندے نے کیا کہنا ہے؟ لَبَّيۡكَ اَللّٰهُمَّ لَبَّيۡكَ میں حاضر ہوں، یااللہ! میں حاضر ہوں۔

رَبّ فرماتا ہے:

اِتَّقُوا اللّٰهَ حَقَّ تُقٰتِهٖ (پارہ:4، سورۂ آلِ عمران:102)	ترجَمہ کنزُالایمان: اللہ سے ڈرو جیسا اُس سے ڈرنے کا حق ہے۔

بندے نے کیا کہنا ہے؟ لَبَّيۡكَ اَللّٰهُمَّ لَبَّيۡكَ میں حاضر ہوں، یااللہ! میں حاضر ہوں۔

رَبّ فرماتا ہے:

لَا تَاۡكُلُوا الرِّبٰوا (پارہ:4، سورۂ آلِ عمران:130)	ترجَمہ کنزُالعرفان: سود نہ کھاؤ۔

بندے نے کیا کہنا ہے؟ لَبَّيۡكَ اَللّٰهُمَّ لَبَّيۡكَ میں حاضر ہوں، یااللہ! میں حاضر ہوں۔

رَبّ فرماتا ہے:

لَا تَكُوۡنُوۡا كَالَّذِيۡنَ كَفَرُوۡا (پارہ:4، سورۂ آلِ عمران:156)	ترجَمہ کنزُالایمان: ان کافروں کی طرح نہ ہونا۔

بندے نے کیا کہنا ہے؟ لَبَّيۡكَ اَللّٰهُمَّ لَبَّيۡكَ میں حاضر ہوں، یااللہ! میں حاضر ہوں۔

رَبّ فرماتا ہے:

لَا تَاۡكُلُوۡۤا اَمۡوَالَكُمۡ بَيۡنَكُمۡ بِالۡبَاطِلِ (پارہ:5، سورۂ نساء:29)	ترجَمہ کنزُالایمان: آپس میں ایک دوسرے کے مال ناحق نہ کھاؤ۔

یعنی رشوت نہ کھاؤ، سُود نہ کھاؤ، ناحق دوسرے کے مال پر قبضہ مت کرو، بندے نے کیا کہنا ہے؟ لَبَّیْكَ اَللّٰھُمَّ لَبَّیْكَ میں حاضر ہوں، یااللہ! میں حاضر ہوں۔

رَبّ فرماتا ہے:

اَطِیْعُوا اللّٰهَ وَ اَطِیْعُوا الرَّسُوْلَ (پارہ:5، سورۂ نساء:59)	ترجَمۂ کنزُالایمان: حکم مانو اللہ کا اور حکم مانو رسول کا۔

بندے نے کیا کہنا ہے؟ لَبَّیْكَ اَللّٰھُمَّ لَبَّیْكَ میں حاضر ہوں، یااللہ! میں حاضر ہوں۔

رَبّ فرماتا ہے:

اَوْفُوْا بِالْعُقُوْدِ ؕ (پارہ:6، سورۂ مائدہ:1)	ترجَمۂ کنزُالایمان: اپنے قول (عہد) پورے کرو۔

بندے نے کیا کہنا ہے؟ لَبَّیْكَ اَللّٰھُمَّ لَبَّیْكَ میں حاضر ہوں، یااللہ! میں حاضر ہوں۔

رَبّ فرماتا ہے:

اُذْكُرُوا اللّٰهَ ذِكْرًا كَثِیْرًا ﴿۴۱﴾ (پارہ:22، سورۂ احزاب:41)	ترجَمۂ کنزُالایمان: اللہ کو بہت یاد کرو۔

بندے نے کیا کہنا ہے؟ لَبَّیْكَ اَللّٰھُمَّ لَبَّیْكَ میں حاضر ہوں، یااللہ! میں حاضر ہوں۔

رَبّ فرماتا ہے:

وَ قُوْلُوْا قَوْلًا سَدِیْدًا ﴿۷۰﴾ (پارہ:22، سورۂ احزاب:70)	ترجَمۂ کنزُالایمان: اور سیدھی بات کہو۔

بندے نے کیا کہنا ہے؟ لَبَّیْكَ اَللّٰھُمَّ لَبَّیْكَ میں حاضر ہوں، یااللہ! میں حاضر ہوں۔

رَبّ فرماتا ہے:

لَا تُقَدِّمُوْا بَیْنَ یَدَیِ اللّٰهِ وَ رَسُوْلِهٖ (پارہ:26،سورۂ حجرات:1)	ترجَمہ کنزُالایمان: اللہ اور اس کے رسول سے آگے نہ بڑھو۔

بندے نے کیا کہنا ہے؟ لَبَّیْكَ اَللّٰھُمَّ لَبَّیْكَ میں حاضر ہوں، یااللہ!میں حاضر ہوں۔

رَبّ فرماتا ہے:

وَ تَبَتَّلْ اِلَیْهِ تَبْتِیْلًا ؕ﴿۸﴾ (پارہ:29،سورۂ مزمل:8)	ترجَمہ کنزُالایمان: اور سب سے ٹوٹ کر اسی کے ہو رہو۔

بندے نے کیا کہنا ہے؟ لَبَّیْكَ اَللّٰھُمَّ لَبَّیْكَ میں حاضر ہوں، یااللہ!میں حاضر ہوں۔

الغرض...! اللہ کریم نے اپنے بندے کو جتنی باتوں کا حکم دیا، جتنی باتوں سے منع کیا، بندہ ہر روز صبح کے وقت اٹھ کر، اس کا اظہار کرے، اس کا اقرار کرے اور کہے: لَبَّیْكَ اَللّٰھُمَّ لَبَّیْكَ یعنی اللہ پاک جتنے تیرے احکام ہیں، میں سب پر سر جھکاتا ہوں، تُو نے جتنی باتوں سے مجھے منع کیا ہے ان سب کو مانتا ہوں۔

اللہ پاک! ہمیں تعلیمِ مصطفےٰ کے مطابق ہر روز صبح کو یہ دُعا پڑھنے اور صحیح معنوں میں اس کے تقاضوں(**Requirements**) پر عَمَل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔

عمل کا ہو جذبہ عطا یاالٰہی!	گُناہوں سے مجھ کو بچا یاالٰہی!
میں پانچوں نَمازیں پڑھوں باجماعت	ہو توفیق ایسی عطا یاالٰہی!

عَمَلًا رَبّ کے حُضُور سر جھکانے کی برکتیں

اے عاشقانِ رسول! اللہ پاک ہمارا رَبّ ہے ❁ اس نے ہمیں پیدا کیا ❁ زِندگی عطا

کی ❁ ہم دیکھتے ہیں تو اس کی عطا کی ہوئی آنکھ سے دیکھتے ہیں ❁ سنتے ہیں تو اس کے عطا کردہ کانوں سے سنتے ہیں ❁ پکڑتے ہیں تو اس کے عطا کردہ ہاتھوں سے پکڑتے ہیں ❁ اسی نے سانسوں کی نعمت عطا کی ❁ اسی نے چلنے کی طاقت بخشی ❁ اسی نے ہمارے لئے زمین کا فرش بچھایا ❁ اسی نے نیلے آسمان کی چھت بنائی ❁ ہمارا رَبّ رحمٰن و رحیم ہی ہے جو ہمارے لئے بارش برساتا ہے بیج سے درخت بناتا اور ہمیں پھل عطا فرماتا ہے ❁ اسی نے ہمیں ہزاروں، لاکھوں، کروڑوں بلکہ اتنی نعمتیں عطا فرمائی ہیں کہ ہم گنتی کرنا بھی چاہیں تو نہیں کرسکتے۔

اندازہ کیجئے! جس رَبِّ کریم نے بِن مانگے ہمیں اتنا کچھ عطا فرمایا ہے، جب ہم اس رَبِّ رحمٰن کے اَحکام کے سامنے سر جھکائیں گے تو وہ مہربان رَبّ ہم پر کیسی کیسی نوازشات فرمائے گا۔

اُڑنے والی دیگ کا عجیب واقعہ

حضرت بکر بن عبد اللہ رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہِ فرماتے ہیں: پچھلے زمانے میں ایک بادشاہ تھا، جو غیر مسلم بھی تھا اور انتہائی ظالم بھی تھا، اس دور کے جو اَہلِ ایمان تھے، ان کے ساتھ بادشاہ کی جنگ ہوئی، بادشاہ کو زبردست شکست کا سامنا ہوا، اہل ایمان کو اللہ پاک نے فتح عطا فرمائی، اُس بادشاہ کو قید کرلیا گیا، اب اُس بادشاہ کے متعلق مشاورت ہوئی کہ یہ بادشاہ انتہائی ظالم ہے، اس نے لوگوں پر بہت ظُلم ڈھائے ہیں اور غیر مسلم بھی ہے، اس کو سخت سے سخت سزا دی جائے۔ مشورے کے بعد یہ طے پایا کہ آگ جلائی جائے، اس پر ایک بڑی دیگ رکھ کر بادشاہ کو اس دیگ میں ڈال دیا جائے، یوں بادشاہ جھلس کر دردناک موت مر جائے گا۔

اس مشورے پر عمل کیا گیا، آگ جلائی گئی، آگ کے اوپر دیگ لٹکائی گئی اور بادشاہ کو اس میں ڈال دیا گیا، آہستہ آہستہ دیگ گرم ہونا شروع ہوئی، دیگ گرم ہوئی تو اس کی تپش سے بادشاہ کا جسم جھلسنے لگا، اب بادشاہ نے اپنے جھوٹے خداؤں (یعنی جن کی عبادت کیا کرتا تھا اُن) کو باری باری پکارنا شروع کر دیا، ظاہر ہے وہ خدا جھوٹے تھے، بادشاہ دھوکے میں تھا جن کے سامنے ساری زندگی سر جھکاتا رہا وہ حقیقت (**Reality**) میں خدا تھے ہی نہیں، انہوں نے مدد کیا کرنی تھی، بادشاہ ایک ایک کو پُکارتا گیا مگر کسی کی طرف سے جواب نہ آیا، اُس کے جھوٹے خداؤں میں سے کوئی بھی اُسے بچانہ پایا۔ اب بادشاہ کے دل میں خیال آیا، بادشاہ نے آسمان کی طرف نگاہ اٹھائی اور بلند آواز سے پڑھنا شروع کیا: لَآاِلٰہَ اِلَّااللّٰہُ، لَآاِلٰہَ اِلَّااللّٰہُ، یعنی وہ بادشاہ اپنے کردار (**Character**) سے، اپنے عمل سے یہ اظہار کر رہا تھا کہ یااللہ پاک! میں ساری زندگی دھوکے میں رہا، میں شرک میں مبتلا رہا، میں جھوٹے خداؤں کو تیرا شریک ٹھہراتا رہا، میں جھوٹے خداؤں کے سامنے سجدہ ریز ہوتا رہا، اپنی پیشانی ان کے سامنے جُھکاتا رہا، لیکن یارَبِّ کریم! اے حقیقی رَبِّ کریم! آج میں سمجھ چکا ہوں وہ سارے کے سارے جھوٹے تھے، اے اللہ پاک! آج میں تیرے سامنے سر جُھکاتا ہوں، تیرے حضور حاضر ہوتا ہوں، گویا وہ بادشاہ اپنے عمل سے یہ کہہ رہا تھا: لَبَّیْكَ اَللّٰھُمَّ لَبَّیْكَ میں حاضر ہوں، یااللہ! میں حاضر ہوں۔ میں شرک کو چھوڑتا ہوں، میں کُفر کو چھوڑتا ہوں اور میں اپنے سارے باطل عقیدوں کو چھوڑ کر تیری بارگاہ میں حاضر ہو کر اقرار کرتا ہوں: لَآاِلٰہَ اِلَّااللّٰہُ (کوئی عبادت کے لائق نہیں مگر صرف اللہ)۔

اب بادشاہ نے جب لَآاِلٰہَ اِلَّااللّٰہُ پڑھنا شروع کیا، تو حضرت بکر بن عبد اللہ رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہِ

فرماتے ہیں: اللہ پاک نے ایسی بارش برسائی کہ ساری آگ بجھ گئی، پھر اچانک تیز آندھی چلی، اتنی تیز آندھی (**Strong Wind**) چلی کہ بادشاہ سمیت پوری کی پوری دیگ کو اڑا اڑ کر لے گئی، اب دیگ اُڑ رہی ہے، بادشاہ اُس دیگ کے اندر ہے اور پڑھ رہا ہے: لَاۤاِلٰهَ اِلَّااللّٰهُ، لَاۤاِلٰهَ اِلَّااللّٰهُ، بادشاہ یونہی پڑھتا رہا اور آندھی اُس کو اور دیگ کو دُور ایک بستی میں لے گئی۔ جس بستی میں جاکر دیگ زمین پر اتری، وہ بستی غیر مسلموں کی بستی تھی، اب غیر مسلموں نے جب لَاۤاِلٰهَ اِلَّااللّٰهُ کی صدائیں سُنی، تلواریں نکال کر دوڑتے ہوئے آگئے، لیکن جب انہوں نے دیکھا کہ ایک دیگ اڑتی ہوئی آئی ہے اُس میں ایک شخص ہے وہ لَاۤاِلٰهَ اِلَّااللّٰهُ کا ورد کر رہا ہے، تو ان کو ذرا حیرانی ہوئی کہ یہ دیگ کیسے اُڑتے ہوئے آئی، تو اُنہوں نے بادشاہ سے ساری کہانی پوچھی؟ پورا واقعہ پوچھا؟ جب بادشاہ نے اپنا سارا واقعہ سنایا تو غیر مسلموں کی پوری کی پوری بستی کلمہ پڑھ کر مسلمان ہوگئی۔[1] سُبْحٰنَ اللہ!

اے عاشقانِ رسول! اس واقعے میں ذرا غور کریں...! ایک ایسا شخص جس نے ساری زندگی کفر میں گزار دی، جس نے ساری زندگی شرک میں گزار دی، جس نے ساری زندگی ظلم کرتے ہوئے مال و دولت کی محبت میں، عیش و عشرت (**Luxurious**) میں گزار دی، ایک مرتبہ بھی رَبّ کے حضور سر نہیں جھکایا، اس بندے نے جب ایک مرتبہ اپنے آپ کو رَبّ کی بارگاہ میں پیش کیا اور اقرار کیا کہ یااللہ! میں پوری زندگی کے شرک کو چھوڑ کر آج تیری بارگاہ میں حاضر ہوتا ہوں اور اُس نے اس اظہار کے لئے کلمہ طیبہ لَاۤاِلٰهَ اِلَّااللّٰهُ پڑھا تو رَبّ کریم نے غیب سے اُس کی حفاظت کا سامان کر دیا، ذرا غور کریں...! جس شخص

1... عیون الحکایات، جلد: 1، صفحہ: 86۔

نے پیدا ہوتے ہی اپنے کانوں میں اپنے پیدا کرنے والے پاک پروردگار جَلَّ جَلَالُہٗ کا نام مبارک سُنا ہو، اللّٰہُ اَکْبَر، اللّٰہُ اَکْبَر کی صدائیں سُنی ہوں، لَآاِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ کی مبارک آواز سُنی ہو، جو شخص پیدائش سے لے کر اب تک ہے ہی مسلمان، جب وہ کہے گا: لَبَّیْکَ اَللّٰھُمَّ لَبَّیْکَ میں حاضر ہوں، یا اللہ! میں حاضر ہوں، یا اللہ! میں نے کبھی شرک نہیں کیا میں تیرے ہر ہر حکم کو ماننے کے لئے تیار ہوں تو اس کو رَبِّ کریم کیسے کیسے انعامات عطا فرمائے گا...!!

رَبّ کی رضا کے لئے حکومت چھوڑ دی

حضرت ابراہیم بن ادھم رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ مشہور ولیُ اللہ ہیں، توبہ سے پہلے آپ امیر زادے تھے، بعض روایات کے مطابق آپ بَلْخ کے شہزادے (**Prince**) تھے، ایک بار اپنے محل کے قریب ہی کہیں تشریف فرما تھے۔ ایک شخص آیا، وہ محل کے اندر داخل ہونا چاہتا تھا۔ اس سے پوچھا گیا: کہاں جانا چاہتے ہو؟ کس کام سے آئے ہو؟ کہنے لگا: میں مسافر خانے میں آیا ہوں، رات گزارنا چاہتا ہوں۔ اُس سے کہا گیا: یہ مسافر خانہ تو نہیں ہے، یہ تو شہزادے کا محل ہے، اُس شخص نے کہا: اچھا بتاؤ تو یہ کس کا محل ہے؟ کہا گیا: ابراہیم بن ادھم کا، پوچھا گیا: ابراہیم بن ادھم سے پہلے یہاں کون تھا؟ کہا گیا اِس کے والد، اُن سے پہلے کون تھا؟ اُن کے والد، اُن سے پہلے کون تھا؟ اُن کے والد، تو کہا: مسافر خانہ اِسی کو تو کہتے ہیں کہ ایک آئے ایک چلا جائے۔ حضرت ابراہیم بن ادھم رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ ساری بات سن رہے تھے یہ بات آپ کے دل پر اثر کر گئی، آپ اُس شخص کے پیچھے پیچھے چل پڑے اور پوچھا: بھائی تم کون ہو؟ اُس شخص نے جواب دیا: میں خضر ہوں اور تجھے تیرے رَبّ کے رستے پر ڈالنے آیا ہوں (یعنی تم اس کام کے لئے پیدا نہیں ہوئے، شہزادہ بن کر عیش و عشرت میں،

رَبّ کی نافرمانیوں میں،رَبّ سے دُور رہ کر زندگی گزارنے کے لئے پیدا نہیں ہوئے،جس کام کے لئے پیدا ہوئے ہو،میں تمہیں اس کام پر لگانے آیا ہوں۔)حضرت ابراہیم بن ادھم رَحمۃُاللہِ عَلَیْہ نے عَرْض کیا:ٹھیک ہے،آپ جو راستہ بتاتے ہیں میں اس راستے پر چلتا ہوں لیکن میرے کچھ دنیاوی کام ہیں،میں شہزادہ ہوں،مصروفیات ہیں،بہت سارے کام ہیں،میں وہ کام نمٹا کے پھر آ جاتا ہوں،حضرت خضر عَلَیْہِ السَّلَام نے فرمایا:نہیں،جو کام میں تمہیں کہہ رہا ہوں اس سے جلدی کا کوئی کام نہیں ہے،باقی سب کچھ اس کے بعد کرنا۔

تا کارِجہاں رَاسْت کُنِیْ دِیْر شَوَدْ

جب تک تم دنیا کے کام ختم کرو گے اس وقت تک بہت دیر ہو چکی ہو گی لہٰذا ابھی یہیں سے چلو،چنانچہ حضرت ابراہیم بن ادھم رَحمۃُاللہِ عَلَیْہ حضرت خضر عَلَیْہِ السَّلَام کے ساتھ چل پڑے،جنگل کی طرف نکل گئے راستے میں ایک چرواہا ملا آپ نے جو شاہانہ لباس پہنا ہوا تھا وہ اتار کر اُس چرواہے کو دے دیا اور اُس کا لباس جو پھٹا پرانا تھا وہ خود پہن کر جنگلوں کی طرف چلے گئے۔[1]

پیارے اسلامی بھائیو! یہ موقع تھا جب حضرت ابراہیم بن ادھم رَحمۃُاللہِ عَلَیْہ نے عملی طور پر لَبَّیْكَ اَللّٰهُمَّ لَبَّیْكَ کہا،یعنی جس کام کے لئے انسان دنیا میں آیا ہے،رَبّ کی عبادت کرنا،نیکیاں کمانا،آخرت کی فکر کرنا،آخرت کے لئے نیکیوں کا ذخیرہ اکٹھا کرنا،حضرت ابراہیم بن ادھم رَحمۃُاللہِ عَلَیْہ اس میں مصروف ہو گئے،اب دیکھئے...!حضرت ابراہیم بن ادھم رَحمۃُاللہِ عَلَیْہ نے عملی طور پر اپنے رَبّ کی بارگاہ میں اقرار کیا:لَبَّیْكَ اَللّٰهُمَّ لَبَّیْكَ آپ

1...سبع سنابل،صفحہ:221-222۔

نے یہ زبان سے نہیں کہا، اپنے عمل سے اس بات کا اظہار کیا، تو ملا کیا؟

مچھلیاں سونے کی سوئیاں لے کر حاضر ہوئیں

حضرت شیخ فرید الدین عطار رَحمۃُ اللّٰہِ عَلَیۡہِ فرماتے ہیں: ایک دن حضرت ابراہیم بن ادھم رَحمۃُ اللّٰہِ عَلَیۡہِ دریائے دَجّلَہ کے کنارے بیٹھے اپنے لباس کو پیوند لگا رہے تھے۔ ایک شخص قریب سے گزرا وہ حضرت ابراہیم بن ادھم رَحمۃُ اللّٰہِ عَلَیۡہِ کو پرانے زمانے سے جانتا تھا اس کو پتا تھا کہ یہ پہلے شہزادے تھے، پھر انہوں نے بادشاہت چھوڑ دی اور رَبّ کے رستے پر نکل پڑے جب اس شخص نے حضرت ابراہیم بن ادھم رَحمۃُ اللّٰہِ عَلَیۡہِ کو دریائے دَجّلَہ کے کنارے بیٹھے اپنے لباس میں پیوند لگاتے ہوئے دیکھا تو کہا: اے ابراہیم! حکومت چھوڑ کر تم نے کیا پایا؟ ایک لباس وہ بھی پھٹا پرانا اور اس کو بھی اپنے ہاتھوں سے پیوند (**Patch**) لگا رہے ہو، پہلے شاہانہ لباس ہوتے تھے، آس پاس سینکڑوں خادم ہوا کرتے تھے، ان کو چھوڑ کر کیا پایا؟ حضرت ابراہیم بن ادھم رَحمۃُ اللّٰہِ عَلَیۡہِ نے جب یہ سنا تو اپنی سوئی دریا میں ڈال دی اور پھر فرمایا: اے مچھلیو! میری سوئی واپس کرو، یہ سننے کی دیر تھی کہ مچھلیاں اپنے منہ میں سونے کی سوئیاں لے کر پانی کی سطح پر آ گئیں، حضرت ابراہیم بن ادھم رَحمۃُ اللّٰہِ عَلَیۡہِ نے فرمایا: یہ نہیں، مجھے اپنی سوئی چاہئے، تو ایک مچھلی اپنے منہ میں حضرت ابراہیم بن ادھم رَحمۃُ اللّٰہِ عَلَیۡہِ کی سوئی لے کر حاضر ہوئی آپ نے اس سے اپنی سوئی وصول فرما لی اور اس شخص کو فرمایا: اے شخص! میں نے حکومت چھوڑ کر یہ پایا ہے۔[1]

وہ کہ اس دَر کا ہوا خلقِ خدا اس کی ہوئی | وہ کہ اس دَر سے پھرا اللہ اُس سے پھر گیا[2]

---

1 ...تذکرۃ الاولیاء، ابراہیم بن ادہم، صفحہ: 82۔
2 ...حدائق بخشش، صفحہ: 53۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب!   صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

رَبّ کی رحمت چھما چھم برستی ہے

اے عاشقانِ رسول! یہ حقیقت ہے جب بندہ حقیقت میں عملی طور پر یہ کہہ دیتا ہے: لَبَّیْكَ اَللّٰھُمَّ لَبَّیْكَ پھر سب کچھ چھوڑ کر رَبّ کا ہو جاتا ہے، جب بندہ اقرار کر لیتا ہے میں حاضر ہوں، یا اللہ! میں حاضر ہوں، صرف اُنہی کاموں میں مصروف رہتا ہے جو رَبّ کی رضا والے ہیں، جن کاموں سے رَبّ نے منع فرمایا ہے ان سے رُکا رہتا ہے، جنت والے رستے پر چلتا ہے، جہنم میں لے جانے والے کاموں سے بچتا ہے تو رَبِّ کریم اسے خوب نوازتا ہے، بخاری شریف میں ایک حدیثِ قدسی ہے: اللہ پاک ارشاد فرماتا ہے: اِنْ تَقَرَّبَ اِلَیَّ بِشِبْرٍ تَقَرَّبْتُ اِلَیْهِ ذِرَاعًا یعنی اگر بندہ میری طرف ایک بالشت بڑھتا ہے تو میں اس کی طرف ایک گز بڑھتا ہوں ، وَاِنْ تَقَرَّبَ اِلَیَّ ذِرَاعًا تَقَرَّبْتُ اِلَیْهِ بَاعًا اور ایک بندہ اگر میری طرف ایک گز بڑھے تو میں اس کی طرف ایک میل بڑھ جاتا ہوں، وَاِنْ اَتَانِیْ یَمْشِیْ اَتَیْتُهٗ هَرْوَلَةً اور اگر بندہ میری طرف چل کر آئے تو میں اس کی طرف دوڑ کر آتا ہوں۔[1]

مطلب یہ ہے کہ جب بندہ رَبّ کی رضا والے کاموں کی طرف تھوڑا سا قدم اٹھاتا ہے رَبِّ کریم کی رحمت زیادہ آگے آتی ہے ❁ جب بندہ بالشت بھر رَبِّ کریم کی رضا والے کاموں کی طرف بڑھاتا ہے تو رَبِّ کریم کی رحمت ایک گز بھر اس کی طرف آتی ہے ❁ جب بندہ رب کی رضا والے کاموں میں ایک گز کے برابر بڑھتا ہے تو رَبّ کی رحمت ایک میل کے برابر (یعنی اس سے کئی گنا زیادہ اس کی طرف بڑھتی ہے) ❁ جب بندہ

---

1 ...بخاری، کتاب التوحید، باب مایذکر فی الذات، صفحہ: 1787، حدیث: 7405۔

آہستہ آہستہ رب کی رضا والے کاموں کی طرف بڑھتا ہے تو اس کی رحمت گویا کہ دوڑ کر اس بندے کی طرف آتی ہے۔ ذرا اندازہ لگایئے کہ یہ کیسی خوش قسمتی کی بات ہے...! ہم رَبّ کی رضا والے کاموں کی طرف بڑھیں تو سہی پھر دیکھیں! رَبّ کی رحمت ہم پر کیسے برستی ہے۔

اللہ پاک! اپنے بندوں کو فرماتا ہے

حضرتِ علامہ ابن رجب حنبلی رحمۃُ اللہِ علیہ ایک روایت نقل کرتے ہیں کہ اللہ کریم ہر روز اپنے بندوں کو پکارتا ہے یہ عبرت ناک پکار ہے اس کو دل کے کانوں سے سنیئے اور اپنے دل میں بسایئے کہ اللہ پاک روزانہ اپنے بندوں کو پکارتا ہے: اِبْنَ آدَمَ! مَا اَنْصَفْتَنِیْ اے آدم کی اولاد! تم نے میرے ساتھ انصاف نہیں کیا، اَذْكُرُكَ وَتَنْسَانِیْ میں تمہیں یاد کرتا ہوں تم مجھے بھول جاتے ہو، وَاَدْعُوْكَ اِلَیَّ وَتَذْهَبُ اِلٰی غَیْرِیْ میں تمہیں اپنی طرف بلاتا ہوں تم دوسروں کی طرف جاتے ہو، وَاَذْهَبُ عَنْكَ الْبَلَایَا وَاَنْتَ مُعْتَكِفٌ عَلَى الْخَطَایَا میں تم سے بلائیں دُور کرتا ہوں اور تم خطاؤں پر کمربستہ رہتے ہو، اے آدم کی اولاد! مَا اِعْتِذَارُكَ غَدًا اِذَا جِئْتَنِیْ جب تمہارا یہ حال ہے کہ میں تم سے بلائیں دور کرتا ہوں تم خطاؤں پر رہتے ہو، میں تمہیں یاد کرتا ہوں تم مجھے بھول جاتے ہو، میں تمہیں پکارتا ہوں تم غیروں کی طرف جاتے ہو، تو کل روزِ قیامت جب تم میری بارگاہ میں آؤ گے تو تمہارے پاس کیا عذر ہو گا۔[1]

پیارے اسلامی بھائیو! یہ کیسی عبرتناک پکار ہے۔ کاش! ہم اس کو سمجھیں اور عملی طور

1 ...شرح حدیثِ لبیك اللھم لبیك، صفحہ: 27۔

پر اپنے رَبِّ کریم کی بارگاہ میں حاضر ہو جائیں، ہمارے آقا و مولیٰ مکی مدنی سرکار صَلَّی اللہُ عَلَیہِ واٰلہٖ وسَلَّم نے جو دُعا کی تعلیم ارشاد فرمائی ہے، اس دُعا کو پڑھنے کا اپنا ذہن بنائیں، روزانہ کی عادت بنائیں، صبح جب اٹھیں تو ذوق و شوق کے ساتھ یہ دعا پڑھ لیں:لَبَّیْكَ اَللّٰھُمَّ لَبَّیْكَ وَ سَعْدَیْكَ وَالْخَیْرُ فِیْ یَدَیْكَ میں حاضر ہوں،یااللہ!میں حاضر ہوں۔ سعادت تیری ہی طرف سے ہے،میں تجھ سے میں سعادت کا سوال کرتا ہوں، ساری کی ساری بھلائیاں تیرے ہی دست قدرت میں ہیں۔زبان سے یہ دعا پڑھیں اور ساتھ ہی ساتھ اس پر عمل کی بھی نیت کریں، عملی طور پر ہم یہ اظہار کریں کہ یا اللہ !میں حاضر ہوں تُو نے جو حکم ارشاد فرمایا ہے میں اس پر سرِ خم تسلیم کرتا ہوں۔اللہ کریم ہم سب کو عمل کی توفیق نصیب فرمائے۔اٰمِیْن بِجَاہِ خَاتَمِ النَّبِیّٖن صلی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم۔

صَلُّوْاعَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

12 دینی کاموں میں ایک دینی کام: مدنی قافلہ

اے عاشقانِ رسول! آج کے اس پُر فتن دور میں رَبّ کی رضا والے کاموں میں مصروف ہونے، نیکیاں کمانے، اللہ پاک کی ناراضی والے کاموں سے بچنے، گناہوں سے باز آنے،توبہ کرنے اور توبہ پر استقامت پانے کے لئے عاشقانِ رسول کی دینی تحریک دعوتِ اسلامی کے دینی ماحول سے وابستہ ہو جائیے، ذیلی حلقے کے 12 دینی کاموں میں خوب شوق و ذوق کے ساتھ بڑھ چڑھ کر حصہ لیجئے۔اِنْ شَآءَ اللہُ الْکَرِیْم! دین و دنیا کی بے شمار برکتیں ملیں گی۔ ذیلی حلقے کے 12 دینی کاموں میں سے ایک دینی کام: **مدنی قافلہ** بھی ہے۔ آیئے!ترغیب کے لئے ایک مدنی بہار سنتے ہیں:

نشے کی بُری عادت چھوٹ گئی

جیکب آباد (باب الاسلام سندھ) کے علاقے سے تعلق رکھنے والے اسلامی بھائی کا بیان کچھ یوں ہے: پہلے میں غلط عقائد کا حامِل اور اخلاقی بُرائیوں کی دلدل میں دھنسا ہوا تھا، روزانہ رات کو 8 سے 12 بجے تک بھنگ، چرس اور شراب وغیرہ کا نشہ کیا کرتا، پھر بد مست ہو کر گھر پہنچتا اور بستر پر بے سُدھ ہو کر سو جاتا۔ میری ماں میری حالت دیکھ کر روتی رہتی اور مجھے سمجھاتی لیکن مجھ پر ذرا بھی اثر نہ ہوتا، پھر غالباً 2010ء میں ہمارے علاقے میں سیلاب آیا تو ہم نے ایک محفوظ مقام پر پناہ لی۔ وہاں میں شدید بیمار ہو گیا، میری خوش نصیبی (**Good Luck**) کہ اسی دوران میری ملاقات دعوت اسلامی سے وابستہ ایک اسلامی بھائی سے ہو گئی، جن کی انفرادی کوشش کے نتیجے میں زندگی میں پہلی بار مجھے مدنی قافلے میں سفر کی سعادت نصیب ہوئی۔ الحمد للہ! مدنی قافلے کی برکت سے بد عقیدگی اور نشے کی بُری عادت سے توبہ کی توفیق بھی مل گئی۔[1]

اچّھی نیّت کا پھل پاؤ گے بے بدل | سب کرو نیّتیں قافلے میں چلو
دُور بیماریاں اور ناداریاں ہوں | ٹلیں مشکلیں قافلے میں چلو

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

ایپلی کیشن کا تعارف

اے عاشقانِ رسول! الحمد للہ! دعوت اسلامی کے آئی ٹی ڈیپارٹمنٹ کی نے عوام کی آسانی اور اُمّتِ مصطفٰے کی غمخواری کے لئے موبائل ایپلی کیشن ***Online rohani ilaj &***

---

1 ...بد شگونی، صفحہ: 112۔

istikhara متعارف کروائی ہے۔ اس ایپلی کیشن کی مدد سے آپ ❁ آن لائن استخارہ کرواسکتے ہیں ❁ بیماری، نظرِ بد، جادُو، آسیب وغیرہ مسائل کے حل کے لئے فی سبیل اللہ تعویذات حاصِل کر سکتے ہیں ❁ اور آن لائن کاٹ بھی کرواسکتے ہیں۔

مزید اس ایپلی کیشن میں *– بیماری *– غربت *– غم، پریشانی *– اور آفات و بلیات (**Misfortunes**) وغیرہ سے حفاظت کے مختلف اوراد و وظائف بھی شامل ہیں۔ اپنے اسمارٹ فون میں یہ ایپلی کیشن ڈاؤن لوڈ کر لیجئے! خود بھی فائدہ اٹھایئے اور دوسروں کو ترغیب بھی دلایئے۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیارے اسلامی بھائیو! بیان کو اختتام کی طرف لاتے ہوئے سُنّت کی فضیلت اور چند آدابِ زندگی بیان کرنے کی سَعَادت حاصِل کرتا ہوں۔ تاجدارِ رسالت، شہنشاہِ نبوت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم نے فرمایا: مَنْ اَحَبَّ سُنَّتِی فَقَدْ اَحَبَّنِی وَمَنْ اَحَبَّنِی کَانَ مَعِی فِی الْجَنَّۃِ جس نے میری سُنّت سے محبت کی اس نے مجھ سے محبت کی اور جس نے مجھ سے محبت کی وہ جنّت میں میرے ساتھ ہو گا۔ [1]

سینہ تیری سُنّت کا مدینہ بنے آقا! | جنت میں پڑوسی مجھے تم اپنا بنانا

چھینکنے کی سنتیں اور آداب

2 فرامینِ آخری نبی، رسولِ ہاشمی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم: (1): اللہ پاک کو چھینک پسند ہے [2]

---

1 ... مشکوٰۃ، کتاب: الْاِیمان، باب: الْاِعْتِصَام، جلد: 1، صفحہ: 55، حدیث: 175۔

2 ... بخاری، کتاب: الادب، باب: مایستحب من العطاس، صفحہ: 1540، حدیث: 6223۔

(2): جب کسی کو چھینک آئے اور وہ اَلْحَمْدُ لِلّٰه کہے تو فرشتے کہتے ہیں: رَبِّ الْعٰلَمِیْن، اور اگر وہ رَبِّ الْعٰلَمِیْن کہتا ہے تو فرشتے کہتے ہیں: یَرْحَمُكَ الله یعنی اللہ پاک تجھ پر رحم فرمائے۔[1]

اے عاشقانِ رسول! چھینک کے وقت سر جھکائیے، مُنہ چُھپائیے اور آواز آہستہ نکالئے، چھینک کی آواز بلند کرنا حماقت ہے ✿ چھینک آنے پر اَلْحَمْدُ لِلّٰه کہنا چاہیئے، بہتر یہ ہے کہ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْن یا اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ عَلٰی کُلِّ حَال کہے ✿ سننے والے پر واجب ہے کہ فوراً یَرْحَمُكَ الله (یعنی اللہ پاک تجھ پر رحم فرمائے) کہے اور اتنی آواز سے کہے کہ چھینکنے والا خود سُن لے ✿ جواب سُن کر چھینکنے والا کہے: یَغْفِرُ اللّٰهُ لَنَا وَلَكُمْ (یعنی اللہ پاک ہماری اور تمہاری مغفرت فرمائے) یا یہ کہے: یَهْدِیْكُمُ اللّٰهُ وَیُصْلِحُ بَالَكُمْ (یعنی اللہ پاک تمہیں ہدایت دے اور تمہارا حال درست کرے) ✿ جو کوئی چھینک آنے پر اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ عَلٰی کُلِّ حَال کہے اور زبان سارے دانتوں پر پھیر لیا کرے تو اِنْ شَآءَ اللّٰهُ الْکَرِیْم! دانتوں کی بیماریوں سے محفوظ رہے گا ✿ حضرت مولائے کائنات، علی المرتضی رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ فرماتے ہیں: جو کوئی چھینک آنے پر اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ عَلٰی کُلِّ حَال کہے تو وہ داڑھ اور کان کے درد میں کبھی مبتلا نہیں ہو گا ✿ چھینکنے والے کو چاہیئے کہ زور سے حمد کہے تا کہ کوئی سنے اور جواب دے ✿ چھینک کا جواب ایک مرتبہ واجب ہے، دوسری بار چھینک آئے اور وہ اَلْحَمْدُ لِلّٰه کہے تو دوبارہ جواب واجب نہیں بلکہ مستحب ہے ✿ جواب اس صورت میں واجب ہو گا، جب چھینکنے والا اَلْحَمْدُ لِلّٰه کہے اگر حمد نہ کرے تو جواب نہیں ✿ خُطبے کے وقت کسی کو چھینک آئی تو سننے والا اس کو جواب نہ دے ✿ کئی اسلامی بھائی موجود ہوں تو بعض حاضرین نے جواب دے دیا تو سب

---

1 ... معجم کبیر، جلد:6، صفحہ:13، حدیث:12117۔

کی طرف سے جواب ہو گیا مگر بہتر یہی ہے کہ سب جواب دیں ❁ دیوار کے پیچھے کسی کو چھینک آئی اور اس نے اَلْحَمْدُ لِلّٰہ کہا تو سننے والا اس کا جواب دے ❁ نماز میں چھینک آئے تو سکوت کرے (یعنی خاموش رہے) اور اَلْحَمْدُ لِلّٰہ کہہ لیا تو بھی نماز میں حرج نہیں اور اگر اس وقت حمد نہ کی تو فارغ ہو کر کہے ❁ آپ نماز پڑھ رہے ہیں اور کسی کو چھینک آئی اور آپ نے جواب کی نیت سے اَلْحَمْدُ لِلّٰہ کہا تو آپ کی نماز ٹوٹ گئی ❁ کافر کو چھینک آئی اور اس نے اَلْحَمْدُ لِلّٰہ کہا تو جواب میں یَھْدِیْکُمُ اللّٰہُ (یعنی اللہ پاک تمہیں ہدایت دے) کہا جائے۔[1]

مختلف سنتیں اور آداب سیکھنے کے لئے مکتبۃ المدینہ کی **بہارِ شریعت** جلد:3، حِصّہ:16 اور امیرِ اہلسنت حضرت علامہ مولانا ابوبلال محمد الیاس عطار قادری رضوی دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کی 100 صفحات کی کتاب **550 سنتیں اور آداب** خرید فرمایئے اور پڑھئے! سنتیں سیکھنے کا ایک ذریعہ دعوتِ اسلامی کے مدنی قافلوں میں عاشقانِ رسول کے ساتھ سُنّتوں بھرا سفر بھی ہے۔

غم کے بادل چھٹیں قافلے میں چلو | خوب خوشیاں ملیں قافلے میں چلو
رب کے در جُھکیں، اِلتجائیں کریں | بابِ رحمت کھلیں، قافلے میں چلو

اللہ پاک ہمیں عمل کی توفیق عطا فرمائے۔ آمِیْن بِجَاہِ خَاتَمِ النَّبِیّٖن صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم۔

دعوتِ اسلامی کے ہفتہ وار اجتماع میں پڑھے جانے والے 6 دُرودِ پاک اور 2 دُعائیں

﴿1﴾ شبِ جُمعہ کا دُرُود

اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدِ نِ النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ

1... 550 سنتیں اور آداب، صفحہ:36-37۔

الْحَبِيْبِ الْعَالِي الْقَدْرِ الْعَظِيْمِ الْجَاهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَصَحْبِهٖ وَسَلِّمْ

بُزرگوں نے فرمایا کہ جو شَخْص ہر شبِ جُمعہ (جُمعہ اور جُمعرات کی دَرمِیانی رات) یہ دُرُود شریف پابندی سے کم از کم ایک مرتبہ پڑھے، مَوت کے وَقْت سرکارِ مدینہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی زِیارت کرے گا اور قَبْر میں داخل ہوتے وَقْت بھی، یہاں تک کہ وہ دیکھے گا کہ سرکارِ مدینہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اُسے قَبْر میں اپنے رَحْمت بھرے ہاتھوں سے اُتار رہے ہیں۔[1]

﴿2﴾ تمام گُناہ مُعاف

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِهٖ وَسَلِّمْ

حضرتِ انس رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ سے روایت ہے کہ تاجدارِ مدینہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: جو شَخْص یہ دُرُودِ پاک پڑھے اگر کھڑا تھا تو بیٹھنے سے پہلے اور بیٹھا تھا تو کھڑے ہونے سے پہلے اُس کے گُناہ مُعاف کر دیئے جائیں گے۔[2]

﴿3﴾ رَحْمت کے سَتّر (70) دروازے

صَلَّى اللّٰهُ عَلٰى مُحَمَّد

جو یہ دُرُودِ پاک پڑھتا ہے اُس پر رَحْمت کے 70 دروازے کھول دیئے جاتے ہیں۔[3]

﴿4﴾ چھ (6) لاکھ دُرُود شریف کا ثواب

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ عَدَدَ مَا فِيْ عِلْمِ اللّٰهِ صَلَاةً دَآئِمَةً بِدَوَامِ مُلْكِ اللّٰهِ

---

1 ... اَفْضَلُ الصَّلاۃ، صفحہ: 151، خلاصۃً۔
2 ... اَفْضَلُ الصَّلاۃ، صفحہ: 65۔
3 ... قَوْلُ الْبَدِیع، باب ثانی، صفحہ: 277۔

عَلّامہ اَحْمد صاوِی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِ بَعْض بُزرگوں سے نَقْل کرتے ہیں: اِس دُرُود شریف کو ایک بار پڑھنے سے چھ لاکھ دُرُود شریف پڑھنے کا ثواب حاصِل ہوتا ہے۔ (1)

﴿5﴾ قُربِ مُصطَفٰے صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ:

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ كَمَا تُحِبُّ وَتَرْضٰی لَهٗ

ایک دن ایک شَخْص آیا تو حُضُورِ اَنْور صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اُسے اپنے اور صِدِّیقِ اکبر رَضِیَ اللہُ عَنْہُ کے درمِیان بِٹھا لیا۔ اِس سے صَحابۂ کِرام علیہم الرِّضْوان کو حیرت ہوئی کہ یہ کون بڑے مرتبے والا شَخْص ہے! جب وہ چلا گیا تو سرکار صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: یہ جب مجھ پر دُرُودِ پاک پڑھتا ہے تو یوں پڑھتا ہے۔ (2)

﴿6﴾ دُرُودِ شَفاعت

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّاَنْزِلْهُ الْمَقْعَدَ الْمُقَرَّبَ عِنْدَكَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ

شافِعِ اُمَم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا عظمت والا فرمان ہے: جو شَخْص یُوں دُرودِ پاک پڑھے، اُس کے لیے میری شفاعت واجب ہو جاتی ہے۔ (3)

﴿1﴾ ایک ہزار دن تک نیکیاں

جَزَی اللّٰهُ عَنَّا مُحَمَّدًا مَّا هُوَ اَهْلُهٗ

حضرتِ ابنِ عباس رَضِیَ اللہُ عَنْہُ سے رِوایت ہے کہ سرکارِ مدینہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: اس

---

1 ... اَفْضَلُ الصلاۃ، صفحہ: 149۔
2 ... قَوْلُ البَدِیع، باب اَوَّل، صفحہ: 125۔
3 ... الترغیب والترہیب، کِتَابُ الذِّکر والدُّعا، جلد: 2، صفحہ: 329، حدیث: 30۔

کو پڑھنے والے کے لئے 70 فِرِشتے ایک ہزار دن تک نیکیاں لکھتے ہیں۔[1]

﴿2﴾ گویا شَبِ قَدْر حاصل کرلی

لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ الْحَلِيْمُ الْكَرِيْمُ ، سُبْحٰنَ اللّٰهِ رَبِّ السَّمٰوٰتِ السَّبْعِ وَرَبِّ الْعَرْشِ الْعَظِيْم

(حِلْم اور کرم فرمانے والے اللہ پاک کے سِوا کوئی عبادت کے لائق نہیں، اللہ پاک ہے، سات آسمانوں اور عظمت والے عرش کا ربّ)

فرمانِ مصطفےٰ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم: جس نے اس دُعا کو 3 مرتبہ پڑھا، گویا اُس نے شَبِ قَدْر حاصل کرلی۔[2]

---

1 ...مَجْمَعُ الزَّوائِد، کِتَابُ الْاَدْعِیَہ، جلد:10، صفحہ:254، حدیث:17305۔
2 ...تارِیخِ اِبْنِ عَسَاکِر، جلد:19، صفحہ:155، حدیث:4415۔